بیٹی کے نام کے ساتھ والد کا نام لگانے کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

اپنی بیٹی کے نام کے آخر میں اپنا نام لگانا جائز ہے یا نہیں؟ اور مہربانی فرما کر مشورہ دیں کہ بچے کا نام رکھنے اور کنیت دینے میں کیا صحیح ہے؟

جواب

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

بیٹی کے نام کے آخر میں والد کا نام لکھنے میں شرعاً کوئی قباحت نہیں۔ نیز بچوں کے نام اور کنیت رکھنے کے حوالے سے اصول یہ ہے کہ: ایسا نام اور کنیت رکھی جائے، جس کے معنیٰ اچھے ہی ہوں، وہ اللہ تعالی یا کسی نبی علیہ الصلوۃ والسلام یا فرشتے وغیرہ کے ساتھ خاص نہ ہو، اس میں فخر و تکبر یا خودستائی کے معنیٰ نہ ہوں، کفار کے ساتھ خاص نہ ہو، الغرض کسی قسم کی کوئی شرعی ممانعت نہ ہو۔ نیز اللہ پاک کے نیک بندوں کے ناموں پر نام رکھنا مستحب ہے (جبکہ وہ ان کے ساتھ خاص نہ ہو) کہ حدیث پاک میں اس کی ترغیب ارشاد فرمائی گئی ہے، اور اس سے امید ہے کہ ان کی برکتیں بچے کو نصیب ہوں گی۔ نیز بہتر ہے کہ حتی الامکان بڑے بیٹے کے نام پر کنیت رکھی جائے۔

الفردوس بماثور الخطاب میں ہے "تسموا بخیارکم" ترجمہ: اپنے اچھوں کے نام پر نام رکھو۔ (الفردوس بماثور الخطاب، جلد2، صفحہ 58، حدیث: 2328، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار میں ہے "قسم یختص بالکفار۔۔۔ کجرجس و پطرس و یوحنا، فھذا۔۔۔ لا یجوز للمسلمین التسمی بہ لما فیہ من المشابھۃ" ترجمہ: ناموں کی ایک قسم ایسی ہے جو کافروں کے ساتھ خاص ہے مثلاً جرجس، پطرس اور یوحنا، لہٰذا اس قسم کے نام مسلمانوں کے لئے رکھنا جائز نہیں؛ کیونکہ اس میں کافروں سے مشابہت پائی جاتی ہے۔ (حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار، جلد 6، صفحہ 358، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: "انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کے اسمائے طیبہ اور صحابہ و تابعین و بزرگانِ دین کے نام پر نام رکھنا بہتر ہے، امید ہے کہ اون کی برکت بچہ کے شاملِ حال ہو۔" (بہار شریعت، جلد3، حصہ 15، صفحہ 356، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

فتاوی رضویہ میں ہے "حدیث سے ثابت کہ محبوبانِ خدا، انبیاء واولیاء علیہم الصلوٰۃ والثناء کے اسمائے طیبہ پر نام رکھنا مستحب ہے جبکہ ان کے مخصوصات سے نہ ہو۔" (فتاوی رضویہ، جلد24، صفحہ685، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: "اچھے نام کا اثر نام والے پر پڑتا ہے اچھا نام وہ ہے جو بے معنیٰ نہ ہو جیسے بدھوا، تلوا وغیرہ اور فخر و تکبر نہ پایا جائے جیسے بادشاہ، شہنشاہ وغیرہ اور نہ برے معنیٰ ہوں جیسے عاصی وغیرہ، بہتر یہ ہے کہ انبیائے کرام یا حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے صحابہ عظام، اہلِ بیت اطہار کے ناموں پر نام رکھے جیسے ابراہیم، اسمٰعیل، عثمان، علی، حسین وحسن وغیرہ، عورتوں کے نام آسیہ، فاطمہ، عائشہ وغیرہ اور جو اپنے بیٹے کا نام محمد رکھے وہ ان شاء اللہ بخشا جائے گا اور دنیا میں اس کی برکات دیکھے گا۔" (مراۃ المناجیح، جلد5، صفحہ30، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

سنن نسائی میں ہے "عن ابیہ هانئ، أنه لما وفد إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم سمعه وهم يكنون هانئا أبا الحكم، فدعاه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال له: «إن الله هو الحكم وإليه الحكم، فلم تكنى أبا الحكم؟» فقال: إن قومي إذا اختلفوا في شيء أتوني فحكمت بينهم، فرضي كلا الفريقين، قال: «ما أحسن من هذا، فما لك من الولد؟» قال: لي شريح، وعبد الله، و مسلم، قال: «فمن أكبرهم؟» قال: شريح، قال: «فأنت أبو شريح»" ترجمہ: حضرت ہانی اپنی قوم کے ساتھ وفد بن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے لوگوں کو سنا کہ وہ انہیں ابو الحکم کنیت کرتے ہیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلایا پھر فرمایا کہ اللہ ہی حکم ہے اور اسکی طرف فیصلے ہیں تمہاری کنیت ابو الحکم کیوں ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ میری قوم جب کسی بات میں جھگڑتی ہے تو میرے پاس آجاتی ہے میں ان کے درمیان فیصلہ کر دیتا ہوں تو دونوں فریق میرے فیصلہ سے راضی ہوجاتے ہیں تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کیا ہی اچھا ہے، تو کیا تمہارے کوئی لڑکا ہے؟ بولے: میرے لڑکے شریح اور مسلم اور عبد اللہ ہیں فرمایا ان میں بڑا کون ہے؟ تو انہوں نے عرض کی، شریح، فرمایا: تو تم ابو شریح ہو۔ (سنن نسائی، رقم الحدیث 5387، ج 8، ص 226، مکتب المطبوعات الإسلامیۃ)

اس حدیث پاک کے تحت مرقاۃ المفاتیح میں ہے "(فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ما أحسن هذا) أي: الذي ذكرته من الحكم بالعدل، أو من وجه التكنية وهو الأولى ـ ـ ـ وأغرب المظهر في قوله: ما للتعجب، يعني: الحكم بين الناس حسن، و لكن هذه الكنية غير حسنة ـ ـ ـ (قال: ومن أكبرهم) : في شرح السنة: فيه أن الأولى أن يكنى الرجل بأكبر بنيه، فإن لم يكن له ابن فبأكبر بناته، وكذلك المرأة بأكبر بنيها، فإن لم يكن لها ابن فبأكبر بناتها" ترجمہ: (تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کیا ہی اچھا ہے) یعنی تم نے جو عدل کے ساتھ فیصلہ کرنے کا ذکر کیا یا کنیت کی وجہ ذکر کی اور وہ اچھی ہے، مظہر نے اپنے قول "ما، تعجب کے لئے ہے" میں عجیب بات ذکر کی کہ لوگوں کے مابین فیصلہ کرنا اچھا ہے لیکن یہ کنیت اچھی نہیں۔ (فرمایا: اور ان میں بڑا کون ہے) شرح السنۃ میں ہے: اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ بہتر یہ ہے کہ مرد اپنی کنیت اپنے سب سے بڑے بیٹے کی طرف منسوب کرکے رکھے، پھر اگر اس کا بیٹا نہ ہو تو اپنی سب سے بڑی بیٹی کی طرف، یونہی عورت اپنی کنیت اپنے سب سے بڑے بیٹے کی

طرف منسوب کرکے رکھے اور اگر اس کا بیٹا نہ ہو تو اپنی سب سے بڑی بیٹی کی طرف۔ (مرقاۃ المفاتیح، ج 7، ص 3003، 3004، دار الفکر، بیروت)

مذکورہ حدیث پاک کے تحت ہی مراٰۃ المناجیح میں ہے "(تمہاری کنیت ابوالحکم کیوں ہے) یعنی کنیت اچھی نہیں کہ اس کے ایک معنی بہت ہی برے ہیں دو معنی والا نام نہ رکھو جس کے ایک معنی معیوب ہوں۔۔۔ (یہ کیا ہی اچھا ہے) یعنی تمہارا یہ کام تو بہت ہی اچھا قوم کے جھگڑے چکا دینا ان کی عداوتیں ختم کردینا بہت ہی اچھا کام ہے مگر اس کے باوجود اپنی کنیت ابوالحکم رکھنا اچھا نہیں کہ حکم اللہ تعالٰی کے ناموں میں سے ایک نام ہے چنانچہ اگلا سوال حضور نے فرمایا اور ہوسکتا ہے کہ ما نافیہ ہو اور معنی یہ ہوں کہ یہ کنیت اچھی نہیں کہ حکم رب تعالٰی کا نام ہے اور وہ باپ بیٹا ہونے سے پاک ہے اگرچہ تمہاری نیت بری نہیں مگر اس لفظ میں برے معنی کا احتمال تو ہے۔" (مراٰۃ المناجیح، ج 6، ص 415، 416، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا ذاکر حسین عطاری مدنی

فتویٰ نمبر: WAT-4502

تاریخ اجراء: 12 جمادی الاخریٰ 1447ھ/04 دسمبر 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com

daruliftaahlesunnat

DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat

feedback@daruliftaahlesunnat.net